فہرست مضامین

نعت بحضور نبی کریم ﷺ : بہزاد لکھنوی ۱۲
اداریہ : عہد حاضر اور ہم ۱۳
۱۔ پیغام جناب آصف علی زرداری صاحب صدر مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان ۲۷
۲۔ پیغام جناب سید قائم علی شاہ صاحب وزیر اعلیٰ سندھ ۲۸
۳۔ پیغام جناب پیر مظہر الحق صاحب سینئر وزیر۔ وزیر تعلیم صوبہ سندھ ۲۹
۴۔ پیغام جناب ذوالفقار مرزا صاحب وزیر داخلہ وجنگلات صوبہ سندھ ۳۰
۵۔ پیغام جناب محترمہ شگفتہ جمانی صاحبہ وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور ۳۱
۶۔ پیغام جناب جمیل احمد سومرو صاحب مشیر وزیر اعلیٰ سندھ ۳۲
۷۔ جناب محمد رفیق انجینئر صاحب وزیر برائے کچی آبادی صوبہ سندھ ۳۳
۸۔ پیغام جناب آغا تیمور خان صاحب وزیر برائے ہاؤسنگ صوبہ سندھ ۳۴
۹۔ پیغام جناب محترمہ نرگس این۔ ڈی۔ خان صاحبہ :وزیر سماجی بہبود صوبہ سندھ ۳۵
۱۰۔ پیغام جناب مفتی فیروز الدین ہزاروی صاحب: مشیر وزیر اعلیٰ سندھ ۳۶
۱۱۔ پیغام جناب عبدالحسیب صاحب وزیر اوقاف صوبہ سندھ ۳۷
۱۲۔ پیغام جناب محمد ساجد جوکھیو صاحب وزیر زکوٰۃ وعشر ومذہبی امور صوبہ سندھ ۳۸
۱۳۔ پیغام جناب شرجیل انعام صاحب ممبر سندھ اسمبلی ۳۹
۱۴۔ پیغام جناب پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی صاحب: وائس چانسلر جامعہ کراچی ۴۰
۱۵۔ پیغام جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد وقار الحسن وقار گل: رئیس کلیہ فنون وقانون وفاقی اردو یونیورسٹی ۴۱
۱۶۔ پیغام جناب سوریندر ولاسائی صاحب: شیڈول کاسٹ فیڈریشن آف پاکستان ۴۲
۱۷۔ پیغام جناب پروفیسر ابوالفتح داؤچو صاحب ڈائریکٹر انسپیکشن کالجز صوبہ سندھ ۴۳
۱۸۔ پیغام پروفیسر محترمہ نجمہ نیاز صاحبہ ریجنل ڈائریکٹر کالجز کراچی ۴۴
۱۹۔ پیغام محترمہ پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ: چیئرپرسن شعبہ علوم اسلامی جامعہ ۴۵
۲۰۔ پیغام محترمہ پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر صاحبہ: سابق چیئرپرسن شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ ۴۶
۲۱۔ پیغام جناب ڈاکٹر مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب: مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر ۴۷

گوشہ اُردو

۱۔ تبلیغ کی اہمیت وفضیلت اور مبلغ کے اوصاف تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں	پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ	۴۹
۲۔ دعوت وتبلیغ کے اسالیب اور اس کی حکمتِ عملی اسوۂ نبوی ﷺ کی روشنی میں	پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی	۱۰۱
۳۔ دعوت وتبلیغ کا دینی فریضہ اور اعتدال پسندی تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں	مولانا ڈاکٹر سعید احمد صدیقی	۱۵۱
۴۔ آپ ﷺ کی تبلیغ اور عمل میں اعتدال پسندی کے نمایاں پہلو	پروفیسر مفتی ثناءاللہ محمود	۲۰۷
۵۔ تبلیغ ودعوت کی حکمت عملی اور اعتدال پسندی تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں	مفتی عظمت اللہ بنوی	۲۴۷
۶۔ تبلیغ بذریعہ تدریس سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں	پروفیسر ڈاکٹر عمر حیات سیال	۳۰۳
۷۔ تبلیغ اور امت مسلمہ کی ذمہ داری سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں	پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی	۳۱۹
۸۔ تبلیغ اور مبلغ کے اصول سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں	پروفیسر نصرت جہاں صاحبہ	۳۵۱
۹۔ اعتدال پسندی اور تبلیغ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں	پروفیسر سید شعیب اخترؒ	۳۶۹

۱۰۔ آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی میں اعتدال اور تبلیغ کے پہلو — پروفیسر ڈاکٹر سید وسیم الدین — ۳۸۳

۱۱۔ تبلیغ دین سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں — پروفیسر ڈاکٹر سہیل شفیق — ۳۹۱

۱۲۔ آپ ﷺ کا غیر مسلموں میں تبلیغ کا طریقہ — پروفیسر ڈاکٹر محمد حمید اللہ — ۴۰۷

۱۳ مختصر فہرست مجلات سیرت النبی ﷺ نمبر — پروفیسر محمد اقبال جاوید — ۴۳۱

۱۴۔ ریسرچ اسکالر سے درخواست — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی — ۴۳۷

گو شہ تعارف و تبصرہ کتب — ۴۴۴

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

✿ ماہنامہ رشد قراءات نمبر حصہ دوم ستمبر ۲۰۰۹ء ڈاکٹر حمزہ، ✿ **الثقافة الاسلامیه** (سہ ماہی) اردو، عربی، انگریزی: ڈائریکٹر شیخ زاید سینٹر، کراچی ✿ پولیس ایکشن: ایم اے عزیز انجینئر، ✿ جاپان میں آٹھ دن: ایم اے عزیز انجینئر، ✿ ایک اور سچ: شاہدہ کنول، ✿ نعت رنگ شمارہ نمبر ۲۱: صبیح رحمانی (سید صبیح الدین رحمانی)،

✿ پروفیسر مفتی ثناء اللہ محمود کی تالیفات وتراجم

گو شہ علمی و تعلیمی خبریں — ۴۵۷

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم، ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

✿ سندھ میں تعلیمی بحران، کرپشن ومسائل: پروفیسر ہارون رشید: سابق ڈائریکٹر کالجز کراچی، ✿ محکمہ تعلیم کے ۲۱۲ ملازمین کی برطرفی کا حکم غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ ✿ وفاقی وزارت بہبود آبادی کا اسلام کے مطابق پالیسی مرتب کرنے کا فیصلہ، ✿ ۱۸۶ ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو ترقی دینے کیلئے ورکنگ پیپرز تیار اور محکمہ تعلیم کے عہدیداروں کو تنبیہ، ✿ ٹیسٹ کے حوالہ سے جامعہ کراچی کا وقار مقدم رکھا جائے: گورنر سندھ، ✿ علمی سرقہ کے الزام میں ریٹائرڈ پروفیسر کے

خلاف کارروائی سے معذرت، ✿ سندھ کے تعلیمی اداروں کی سالانہ تعطیلات کی فہرست، ✿ ڈاکٹر سعید احمد صدیقی کو ان کے تحقیقی مقالہ پر پی ایچ ڈی کی ڈگری کی جاری کردی گئی، ✿ گورنمنٹ کالجوں میں دشواریوں سے آگاہ کیا جائے: پروفیسر نجمہ نیاز، ✿ ایران کی یونیورسٹیاں اور تحقیقی مراکز، ✿ پروفیسر عبدالجبار شاکر مرحوم کے پروگرام کو آگے بڑھانے پر توجہ دی جائے، ✿ پیرالٰہی بخش چیف منسٹر سندھ کی ۳۴ویں برسی ۲۰۰۹ء کا انعقاد، ✿ تقریب عیدملن STF ،✿ مقابلہ حسن قرأت و نعت NCR کالج، ✿ سالانہ تقریب ادارہ لوح و قلم لانڈھی، ✿ سندھ گورنمنٹ کالجز پرنسپل ایسوسی ایشن کے مطالبات

گوشہ علوم اسلامیہ انٹر نیشنل ۴۷۳

✿ اشاریہ ششماہی مجلہ علوم اسلامیہ کراچی، ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۹ء مرتب: شاہد حنیف
✿ مجلہ علوم اسلامیہ علامہ سید سلیمان ندویؒ اور مولانا محمد علی جوہر نمبر پر چند اہل علم کی آراء:

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی ۵۰۶

مرتب: پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ، پروفیسر شائستہ سلطانہ، پروفیسر نصرت جہاں

✿ تقریب حلف برداری انجمن: طلبہ کی کردار سازی اساتذہ کی بڑی ذمہ داری ہے: خطاب مفتی فیروزالدین ہزاروی مشیر وزیراعلیٰ سندھ

✿ چوتھی سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد: جنگ کراچی

✿ رپورٹ: چوتھی سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس، ۲۳ جنوری ۲۰۱۰ء

✿ فہرست ایوارڈ یافتگان ۱۰-۲۰۰۹ء،

✿ علماء کرام مذہبی انتہاپسندی کیخلاف ہماری مدد کریں: مظہرالحق، ✿ چوتھی سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد جنگ کراچی، عوام، امت کی خبریں، ✿ سیرت کانفرنس پر جنگ کراچی، اساس، اسلام، آج کی آواز، دفاع، قومی اخبار، آفتاب، شرافت، جرأت کی خبریں،

✿ ایک روزہ ورکشاپ بعنوان: ''ہم پی ایچ ڈی کیوں کریں اور کیسے کریں؟'': رپورٹ: پروفیسر

سید شعیب اختر، ✿ خط محمد صدیق مدرس جھنگ، ✿ خط پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین جامعہ کراچی

گوشہ عربی

ا۔ اسلوب الدعوة والحكمة في ضوء القرآن والسيرة النبوية ﷺ — الاستاذ الدكتور صلاح الدين ثاني ۵۲۱

گوشہ سندھی ۵۵۲

ا۔ غيرمسلمن ۾ تبليغ جو طريقو سيرت رسول ﷺ جي روشنئي ۾ — پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر چاچڑ المعروف جمال ناصر ۵۵۲
۲۔ اعتدال پسندي ۽ تبليغ سيرت طيبہ ﷺ جي روشنئي ۾ — پروفیسر مراد علی راہون ۵۶۶
۳۔ اعتدال پسندي ۽ تبليغ دين سيرت طيبہ ﷺ جي روشنئي ۾ — پروفیسر زرینہ قاضی ۵۸۸
٤۔ اسلام جي دعوت ۽ تبليغ جو نبوي طريقو — پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو ۶۳۰

گوشہ انگلش

Index 5

1- Education of Quran and Preaching of Islam in the light of the life of the Holy Prophet. (P.B.U.H.) 7
Hakem Fayyaz Ahmed

2- *Department of Humanities NED University Karachi* 17
Moderation and Preaching in the light of Holy life of Prophet Muhammad (S.A.W.): ***Prof. Muhammad Bilal***

3- The Role of Women in the Spread of Islam Seen in the Light of the Life of the Holy Prophet (P.B.U.H.) 25
MRS. SYEDA UMME HABIBA

نعت

بہزاد لکھنوی

اللہ اللہ عشق کا کعبہ نظر آنے لگا
اے تصور گنبد خطرا نظر آنے لگا

اب نگاہیں ہو چلیں میری حقیقت آشنا
چار جانب مجھ کو وہ روضہ نظر آنے لگا

عشق احمد ﷺ ہوگیا ہے جب سے دل میں ضوفگن
مجھ کو اپنی زیست کا منشا نظر آنے لگا

جو یقیں والے ہی ان کو تو یقیں آ ہی گیا
بس گماں والوں نے پوچھا کیا نظر آنے لگا

ان کی رحمت دیکھ کر اُن کی غلامی کے طفیل
اب تو مجھ کو غیر بھی اپنا نظر آنے لگا

انکا درس زندگی دیکھا تو آنکھیں کُھل گئیں
دل کو مہمل سا غم دنیا نظر آنے لگا

برکتیں بھزاد میں یہ سب درود پاک کی
قلب کی رگ رگ میں عشق انکا نظر آنے لگا

✿

اداریہ:

عہد حاضر اور ہم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عقیدت کے تمام پہلو قابل قدر ہیں، انہی میں سے ایک پہلو سیرت النبی ﷺ نمبروں کا اجراء ہے، جو عہد قدیم سے آج تک بالخصوص برصغیر میں رائج ہے، یہ امر بھی قابل بحث ہے کہ اس کا آغاز کب ہوا اور کس نے کیا؟ یہ چھٹا سیرت النبی ﷺ نمبر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ہے نشانِ بہار میں شامل اک ہمارا بھی تارِ پیراہن

نایاب اور کمیاب اس تحقیقی اور دینی سلسلے کو کچھ آگے بڑھانے کی سعی کی ہے یہ کوشش و کاوش میرے لئے انتہائی کیف آفریں رہے:

اس متاعِ شوق کی ہم جستجو کرتے رہے زندگی بھر، زندگی کی آرزو کرتے رہے

- ☆ سیرت نمبروں میں سیرت و کردار کے وہ تذکرے جابجا موجود ہیں جو حسن کائنات بھی ہیں اور کائنات حسن بھی۔
- ☆ وہ نقوش حقیقت بھی ہیں جو باطل کی دھجیاں فضائے عالم میں بکھیر رہے ہیں۔
- ☆ دل کی گہرائیوں سے ابھرنے والا وہ نثری ادب بھی ہے جس کا ایک ایک جملہ فکر و نظر کی حسین کہکشاں ہے۔
- ☆ روح کی پہنائیوں سے انوار لینے والے وہ نعتیہ اشعار بھی ہیں جن میں عقیدت کی فراوانی، احترام وادب کا دامن تھام کر چلتی ہے۔
- ☆ عجز وانکسار کے سانچے میں ڈھلی ہوئی، حاضری کی تمنا بھی ہے اور حضوری کی شدید آرزو بھی۔
- ☆ دردِ فراق کی حکایتیں بھی ہیں اور گداز عشق کی داستانیں بھی۔
- ☆ ذات کے غم بھی ہیں اور کائنات کی سنگینیاں بھی۔

☆ دل کی دھڑکنیں بھی ہیں اور نگاہوں کی التجائیں بھی۔

الغرض، شمع سبستاں کے سبھی انداز جلوہ گر ہیں اور یوں لگتا ہے کہ خاکستر پروانہ فی الواقع حسن کی ایک دنیا ہے۔

یاد کے قصر میں امید کی قندیلیں ہیں میں نے آباد کئے درد کے صحرا کیسے

سیرت نمبروں میں بہت سے ایسے اہل قلم بھی نظر آتے ہیں جو اس وقت نوخیز تھے مگر آج ان کا وجود شعر و ادب کی دنیا کا افتخار ہے۔ ایسے قلمکار بھی ملتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرطاس و قلم کی خوبصورت صلاحیتوں سے نواز رکھا تھا۔ مگر انہیں اپنی زندگی میں قبولیت اور شہرت کی چاندنی نصیب نہ ہوئی، وہ منوں مٹی کے نیچے اتر گئے اور ان کے نام وقت کے اندھیروں میں کھو گئے۔

بارش کے کتنے قطرے فطرت میں تھے بلند پائی نہ گود سیپ کی گوہر نہ ہو سکے

ناقدریٔ جہاں سے، خدائے سخن ہزار مٹی ہوئے، سخن کے پیمبر نہ ہو سکے

جن کی تفصیل کا یہ محل نہیں ہے۔ اس دور کے نعت گو اور سیرت ﷺ نگار قلبی نزہتوں اور فکری عظمتوں سے بہرہ ور تھے۔ گو ان کے انداز تحریر میں وہ لفظی شکوہ اور وہ جمالیاتی بانکپن نہیں ہے جو تغزل کی ایمائی کیفیت سے بال و پر لیتا ہے۔ چونکہ اس دور کے اہل قلم کی اکثریت، اہل دل بھی تھی اس لئے ان کی بظاہر سادہ سی تحریریں، ذہن کو قائل اور دل کو گھائل کرتی چلی جاتی ہیں۔ حق یہ ہے کہ انگیٹھی جب تک خود انگارا نہ بنا لے وہ کمرے کو گرم نہیں کر سکتی۔ جہاں تک نعت گوئی کے موجودہ دور کا تعلق ہے، ایک دوڑ لگی ہوئی ہے، اس دوڑ میں ہر ''باتخلص'' سبقت لے جانے کی دھن میں ہے۔

کاش یہ دور سمجھے کہ بلبل شوریدہ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے ''خام نالوں'' کو سینے میں تھام کر رکھے۔ یہ بھی لازم ہوتا ہے کہ ساز کی رگوں کے ساتھ، دل کی دھڑکنوں اور روح کی لرزشوں کو ہم آہنگ کیا جائے۔ نعت گوئی کا اولین تقاضا یہ ہے کہ عقیدت، عقیدے کی بنیاد پر استوار ہو۔ شرط یہ ہے کہ مدحت نگار پہلے ممدوح عظیم و جلیل کی شان کے بارے میں سوچے اور اس سوچ میں کھو جائے۔ پھر گویائی ملے تو نغمہ پیرائی کرے۔ ورنہ سکوت ہی کو تکلم بلیغ جانے، سچ یہ ہے

کہ نہ ہر باتخلص، شاعر ہوتا ہے اور نہ ہر شاعر نعت گو:

کیا فکر کی جولانی، کیا عرضِ ہنر مندی توصیفِ پیمبرؐ ہے، توفیقِ خداوندی

حسن اطاعت کے بغیر اظہار عقیدت، ایک لفظ ہے بے معنی اور ایک جسم ہے بے روح۔ آج کے نعت گو شعراء کو یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اطاعت کے دامن میں پروان چڑھنے والی محبت، انقلاب آفریں ہوا کرتی ہے۔ وہ نیا زمانہ ابھارتی اور نئے صبح و شام پیدا کرتی ہے۔ نعت، درود وسلام کی ایک نغماتی شکل ہے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ درود سلام سے دماغ روشن اور دل آئینہ نہ ہوں۔ یہ امر مسلم ہے کہ نعت گوئی سے قال اور حال میں رفاقت کے رشتے استوار ہوتے ہیں۔ اس سے زبان کو شان اور فکر کو اڑان نصیب ہوتی ہے۔ نعت خواہ شعر میں ہو یا نثر میں شخصی آگہی، قلبی تازگی کے ایوان کھولتی چلی جاتی ہے۔ اگر نعت گوئی ہمارے خیال کو جلا نہیں بخشتی، اظہار کو بینائی اور عمل کو توانائی عطا نہیں کرتی تو ہمیں اپنا قلم روک کر، اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا کہ بات کیوں نہیں بن رہی؟ ساز، بے سوز کیوں ہے؟ نماز نیاز ادا کیوں نہیں ہو رہی اور غور کرنا ہوگا کہ کہیں دل صنم آشنا تو نہیں ہیں؟

چوں بنامِ مصطفیٰؐ خوانم درود از خجالت آب می گردد وجود
عشق می گوید کہ اے محکومِ غیر سینہ تو از بتاں مانندِ دیر
چوں نداری از محمدؐ رنگ و بو از درودِ خود میالا نامِ اوؐ

مقصود اس اظہار بیان سے صرف یہ حقیقت سمجھنا اور سمجھانا ہے کہ ''نعت رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ انسانی قول و فعل کی اعلیٰ ہم آہنگی کا دوسرا نام ہے'' اور نثر ہو یا نظم، اس ہم آہنگی کے بغیر محض لفظی بازیگری ہے

جس میں نہ ہو رعایتِ آدابِ مصطفیٰؐ وہ فکرنا رسا ہے، وہ عمل نا صواب ہے

سیرت نمبروں کی یہ کاوش دینی اور ادبی تاریخ ہی کا تحفظ نہیں بلکہ ان خوبصورت یادوں کا تحفظ بھی ہے جو اس عظیم و جلیل شخصیت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وابستہ ہیں، جس کا اسوۂ حسنہ کائنات کی حتمی تعمیر و تزئین کا ابدی ذریعہ ہے جس کا ہر قول سراپا حکمت اور جس کا ہر عمل سراپا عصمت ہے، جس کی تعلیمات ازل انوار بھی ہیں اور ابد آثار بھی اور یہی وجہ ہے کہ اس کے ذکر اور

اس کی یاد کو مالک کائنات نے تحفظ کی ضمانت دے رکھی ہے۔ اسی لئے اوقات عالم کا ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا جو اس یاد کے حسن سے تازگی حاصل نہیں کرتا گویا یہی ذکر متاع حیات ہے اور یہی یاد اخروی زندگی کا بہترین سرمایہ ہے۔

ہے یاد تری رونق خلوت گہِ خاطر ہے ذکر ترا شمع شبستانِ تمنا

یہ سیرت صلی اللہ علیہ وسلم نمبر اپنے اوراق میں انہی یادوں کا کیف لئے ہوئے ہیں اور حق یہ ہے کہ ہماری زندگی کی ساری تب و تاب، تجلّی کی اسی روشن سحر سے عبارت ہے۔ یہ تعلق تازہ رہے تو زندگی مقصودِ مہر و ماہ، دھندلا جائے تو زندگی، دربدر، بے آبرو۔

جو تیری یاد میں نہ بسر ہو، وہ ہر نفس اک واہمہ ہے زندگی مستعار کا

ماضی قریب میں سیرت نگاری کو محض ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر ادب کی دنیا میں درخورِ اعتنا نہیں سمجھا جاتا تھا اور نعت نگاری کو تو کھلے بندوں رجعت پسندی اور بنیاد پرستی قرار دے کر نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔ حالانکہ سیرت نگاروں میں وقت کے بہترین ادیب اور مفکر موجود تھے۔ اسی طرح نعت نگاروں میں ایسے شاعر بکثرت تھے۔ جن کی شاعرانہ پختگی مسلم تھی۔ سچ یہ ہے کہ اگر یہ اہلِ قلم، افسانہ وغزل کو اپنا لیتے تو یقیناً وقت کے بہت سے ''کرشن چندروں'' اور ''میر تقیوں'' کو پیچھے چھوڑ جاتے، المیہ یہ ہے کہ طویل عرصے تک ادب کے ناقد اور مورخ انہیں صرف اس لئے نظر انداز کرتے رہے کہ ان کی ذہنی متانت، قلبی طہارت اور فکری نظافت نے اس ذاتِ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مقصودِ نظر اور کعبہ مراد بنالیا تھا، جس کی محبت، غایت حیات اور جس کی اطاعت، باعث نجات ہے ان کا ''قصور'' یہی تھا کہ وہ فکر و خیال کی بے نام وادیوں میں بھٹکنے اور بہکنے کے بجائے، حقیقتوں سے لو لگائے ہوئے تھے۔

اس جرم میں پہنچے ہیں سردار کہ ہم لوگ اس قامت زیبا کو بھلا کیوں نہیں دیتے

اور حادثہ یہ ہے کہ شعر و ادب کی دنیا میں ان قلمکاروں کو ہر اعزاز سے نوازا جاتا رہا، جن کی تحریریں، ان کی شخصیتوں کی طرح اخلاق باختگی کا شاہکار تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج نعت اور سیرت کو ادب کی دنیا میں وقیع سمجھا جانے لگا، ان میدانوں میں تحقیق و تنقید کے سلسلے پھیل رہے